# مسلم خواتین کی پریس کانفرنس میں آئین ہند کے تحت حاصل شدہ مسلم پرسنل لا میں مداخلت کی شدید تنقید

**پریس کلب آف انڈیا نئی دہلی: ۲۷/اکتوبر ۲۰۱۶ء**

ہم مسلم خواتین مختلف جماعتوں اور مسلکوں سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت ہی کھلے لفظوں میں اظہار کرتے ہیں کہ ہم مسلم پرسنل لا میں پوری طرح محفوظ ہیں وہ لوگ جو مسلم خواتین سے زبانی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ مساوات اور یونیفارم سول کوڈ کے نام پر نیشنل اور انٹرنیشنل سازش کا شکار ہورہے ہیں۔اور یہ حکومت وقت کا جوایجنڈا ہے جوان کے مینیفیسٹو میں مذکور ہے۔ ہم پورے اعتماد کے ساتھ دنیا کے یہ بتلانا چاہ رہے ہیں کہ جوحقوق اور جوحفاظت شریعت اسلامی نے ہم کودی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دی ہے لوگوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا تھا اور مسلمان شرعی قانون (جو کہ قرآن حضور اکرمؐ کی حیات طیبہ اور خلفائے راشدین) کے رہنما اصولوں پر مبنی ہے لوگوں کو یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ طلاق اور ایک سے زائد شادیوں کا تناسب مسلمانوں میں سب سے کم ہے، لیکن پروپیگنڈہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان مردوں کے پاس طلاق کے علاوہ اور کوئی دوسرا کام نہیں ہے وہ لوگ جو حقوق نسواں کی بات کرتے ہیں ان کو جواب دینا چاہئے کہ:

۱۔ پارلیمانی نظام میں عورتوں کا پچاس فیصد حصہ کیوں نہیں ہے؟

۲۔ عدلیہ میں عورتیں کہاں نظر آتیں ہیں

۳۔ ہندوستان کے مشہور تعلیمی ادارے، ریسرچ سینٹر عورتوں کی نمائندگی سے محروم کیوں ہیں؟

۴۔ ملٹری (فوج) میں عورتیں کہاں کھڑی ہیں؟

۵۔ اختلافات کی بنیاد پر اگر شادی کامیاب نہیں ہوتی ہے تو عورتوں کو طلاق لینے میں سالہا سال کیوں لگ جاتے ہیں

دوسری طرف ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ:

۱۔ شادی اسلام میں ایک معاہدہ ہے اور عورت کو پورا حق ہے کہ اس معاہدہ میں خاطر خواہ تبدیلی کرنا اور معاہدہ کو

نامنظور کرنا بھی شامل ہے۔

۲۔ حق وراثت کے تعلق سے مسلمانوں میں مرد اور عورت کے درمیان کسی طرح کا امتیاز نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔

۳۔ رحمِ مادر میں بچیوں کا قتل، حمل ضائع کرنا اسی طرح تعدد ازواج کا تناسب مسلمانوں میں بہت کم ہے۔

۴۔ مسلم خواتین قانون شریعت (نکاح، طلاق، خلع، فسخ، وراثت) میں پوری طرح مطمئن و متفق ہیں اسمیں کسی طرح کی تبدیلی نہیں چاہتے۔ ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو گروپ طلاق کے ذریعہ یونیفارم سول کوڈ کو لانا چاہتا ہے وہ اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ سنگھ پریوار کئی زبانوں میں بول رہا ہے، آر ایس ایس کا کہنا ہے کہ طلاق مسلمانوں کا اندرونی معاملہ ہے اور ان ہی کے ہم مزاج وزیر اعظم مسلمانوں کی اٹھارہ کروڑ آبادی کو نظر انداز کرتے ہوئے جو اپنے ملک و قانون سے محبت کرتے ہیں ان کی رائے جانے بغیر شرعی معاملہ میں مداخلت کے لئے عدالت میں حلف نامہ داخل کرتے ہیں، ہم پھر ایک بار اصرار کرتے ہیں کہ ہم مسلم خواتین اس طرح کی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور مسلمان خواتین اپنے مسلم پرسنل لا میں بالکل محفوظ ہیں۔ طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اٹھانے کا بنیادی مقصد اقلیتوں خاص طور پر مسلمانوں سے انکے وہ حقوق چھین لینا ہے، جو دستور میں دیئے گئے ہیں۔ ہندوستان کی 10 کروڑ مسلمان خواتین پورے طور پر مسلم پرسنل لا کی حمایت کرتی ہیں اور کسی بھی قسم کی دخل اندازی کی مخالفت کرتی ہیں۔ لا کمیشن کی جانب سے جو سوالنامہ جاری کیا گیا ہے اس کا مقصد ہر طرح سے یونیفارم سول کوڈ کو لاگو کرنا معلوم ہوتا ہے۔ ہم تمام خواتین اس سوالنامہ کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور ہم مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔ مودی حکومت اور ان کے وزرا اکثر gender justice اور اس قسم کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ انکو معلوم ہونا چاہئے کہ عورتوں کیساتھ اسلام میں انصاف کیا گیا ہے۔ 97% سے زیادہ مسلم خواتین کامیاب ازدواجی زندگی گذار رہی ہیں اور وہ اپنے مسلم پرسنل لا سے مطمئن و خوش ہیں۔ اسلام میں شادی ایک معاہدہ اور بونڈ ہے۔ جس سے دونوں فریقین امن و خوشحالی کی زندگی گذارتے ہیں۔ تنازعہ کی صورت میں علیحدگی کا دروازہ اسلام نے کھلا رکھا ہے۔ اور اگر تنازعہ کا حل کس طرح بھی ممکن نہ ہو، تو پھر طلاق یا خلع کے ذریعہ فریقین علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اسلام میں طلاق کا قانون بہت آسان ہے۔ دوسرے مذاہب میں طلاق لینے کیلئے کورٹ جانا پڑتا ہے اور چھ تا آٹھ سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں طلاق کے تناسب کو بتلاتے ہوئے انھوں نے کہا اگر مطلقہ مسلمان کی تعداد دو لاکھ ہے تو ہندوؤں میں مطلقہ کی تعداد 10 لاکھ ہے۔

بہت ہی توہین آمیز بات ہوگی کہ طلاق پر پابندی لگا کر عورت کو اسی شوہر کے ساتھ زبردستی رہنے پر مجبور کیا جائے جس نے اسے طلاق دے دی جبکہ وہ اس عورت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ طلاق چاہے ایک ہو یا دو یا تین اسلام میں اسکو ایک ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا۔ مسلم پرسنل لا مرد و عورت دونوں کیلئے ایک خوشگوار زندگی گذارنے کیلئے ایک متوازن طرز زندگی ہے۔ قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ عورتوں کے ساتھ انصاف کرو، اور یہی تقویٰ ہے۔

تعداد ازدواج کی اگر اسلام میں اجازت ہے تو انصاف کی کڑی شرطوں کے ساتھ ہے۔ ورنہ نہیں، صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کے احکام ہیں۔ حکومت کے ریکارڈ کے مطابق مسلمانوں میں دوسری شادی کی شرح 3.5% ہے تو ہندوؤں میں 6.8% ہے۔ ایک مسلمان عورت دوسری بیوی کے درجہ میں بھی تمام سماجی، مذہبی حقوق کی حقدار ہے۔ دوسری بیوی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اگر مسئلہ ہے تو ان مذاہب میں ہے جہاں دوسری شادی کی اجازت نہیں ہے اور وہ عورتیں صرف keeps (رکھیل) کا درجہ رکھتی ہیں۔ اسلامی معاشرہ بدنام کیا جا رہا ہے۔

کیا حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ان ۱۰ لاکھ مسلمان عورتوں کا خیال کرے؟ جہیز کے سلسلے میں اموات کی تعداد 26 ہزار سالانہ ہے۔ ہر پندرہ منٹ میں ایک ریپ کا کیس واقع ہوتا ہے۔ مادر رحم میں بچوں کو قتل کے معاملہ ہر سات سکنڈ میں واقع ہوتے ہیں۔ 41% ہندوستانی عورتیں گھریلو تشدد کی شکار ہیں۔ 15 ملین بچیاں 18 سال کی عمر سے پہلے ہی بیاہ دی جاتی ہیں۔ کیونکہ والدین کو اپنی بچیوں کی عزت بچانا ہوتا ہے۔ کئی ایسے رسوم و رواج ہیں جن سے انسانی حقوق پامال ہوتے ہیں۔ حکومت کی توجہ ہندوستان کے حقیقی مسائل کی طرف ہونی چاہئے کہ وہ بچیوں کا مادر رحم میں قتل، بچیوں کا بچپن میں ہی قتل Female Infenticide، جہیز کا رواج، جوڑے گھوڑے کی لعنت، تعلیم کی کمی، جہالت، عورتوں کی حفاظت پر غور کرے۔

مسلمان عورتیں قابل ستائش ہیں کہ وہ مسلم پرسنل لا کے تحفظ کیلئے پورے ملک میں بڑی بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اور جلسے وجلوس سے اپنی تائید وحمایت کا اظہار جمہوری طریقے کو اپناتے ہوئے کر رہی ہیں۔ ہم خواتین مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر دستخطی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور ساتھ ہی ہم ہندو بہنوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ میڈیا کے غلط بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں اور مسلمان بہنوں سے اپیل ہے کہ وہ پرامن، جمہوری طریقے سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ساتھ دیں۔ اور جب جب بورڈ آپ کو آواز دے اس آواز پر لبیک کہیں۔

This document was created with Win2PDF available at http://www.win2pdf.com.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.
This page will not be added after purchasing Win2PDF.